نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۱۶ جولائی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عـہ ۱۱/

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عـہ ۹/

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عـہ ۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ؞

ایڈیٹوریل

ہم نے نور افشاں کے کسی پرچہ میں ذکر کیا تھا۔ کہ ایک شخص نے سوال کیا تھا کہ جیسا محمدیوں کے ہاں مکّہ میں جاکے کعبہ کا حج وطواف کرنا موجب ثواب سمجھا جاتا۔ اور ہندوں میں ہردوار وغیرہ کا تیرتھ کرنا باعث نجات خیال کیا جاتا ہے کیا عیسائی بھی کسی مقام کے حج و تیرتھ کو جانا موجب حصول نجات وثواب سمجھتے ہیں ؟ چنانچہ اُسکے جواب میں اُس سامری عورت کا ذکر اُس سے کیا گیا تھا جسکا خیال اس معاملہ میں سایل کے خیال کی مانند تھا۔ اور اُسنے خداوند مسیح سے اسکو نبی جانکے یہہ کہکے دریافت کرنا چاہا کہ ہمارے "باپ دادوں نے اس پہاڑ پر پرستش کی اور تم کہتے ہو (یعنی یہودی لوگ) کہ وہ جگہہ جہاں پرستش کرنی چاہئے یروشلیم میں ہے" خداوند نے اسکو جواب دیا کہ وہ گھڑی آتی ہے بلکہ ابھی ہے کہ سچے پرستار نہ اس پہاڑ پر اور نہ یروشلیم میں باپ کی پرستش کرنے کے لئے مقید ومجبور رہینگے۔ بلکہ ہر کہیں روح اور راستی سے اُسکی پرستش کرسکینگے۔ خدا روح ہے اور اُسکے پرستاروں کو چاہئے کہ روح اور راستی سے پرستش کریں ؞

ریاض الدین احمد صاحب اخبار مہذب لکھنؤ میں لکھتے ہیں کہ ایڈیٹر نور افشاں سایل کو جواب نہیں دے سکے۔ اور آپنے سایل کی تسلّی کے لئے یورپ میں ایک مقام بتلایا ہے جہاں وہ لکھتے ہیں کہ سال میں ایک دفعہ نہیں بلکہ ہر روز عیسائیوں کا ایک ہجوم رہتا ہے یعنی مانٹی کرلو۔ یہہ مقام اُنکے خیال میں نہایت مقدس مقام ہے۔ اور سیکڑوں عیسائی وہاں اپنے گناہ دور کرانے کے لئے جاتے ہیں ؛ ریاض الدین احمد کے اس بیان کی نقل تاج الاخبار اور راۤئیل خالصہ گزٹ نے بھی کی ہے ؛ لیکن یہہ نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ریاض الدین احمد صاحب اور اُنکے خیال کے مؤید اخبارات اتنا بھی نہیں جانتے کہ انجیل میں کوئی تعلیم اس قسم کی نہیں پائی جاتی کہ گنہگار آدمی فلان مقام کی زیارت سے نجات یا ثواب حاصل کرسکتا ہے۔ جس مقام اور جن عیسائیوں کا برائے زیارت وہاں جانے کا آپنے ذکر کیا یہہ صرف اُن لوگوں کی جہالت ہے ورنہ مسیحی لوگ ہرگز کسی مقام کو حج وزیارت کیواسطے جانا موجب ثواب وبخشش گناہ کا ذریعہ مثل ہندو مسلمانوں کے ہرگز نہیں خیال کرتے ؛ آپ کے اس ناحق الزام کا کیا جواب دیا جائے کہ "عیسائیوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات کو چھوڑ دیا ہے۔ دُنیا کی آلودگی میں پھنس گئے ہیں۔ قمار بازی۔ شراب خواری۔ زناکاری کو عیسائی تعلیمات قرار دیتے ہیں۔ وہ کسی متبرک مقام کی کیوں زیارت کرنے لگے" بجز اسکے کہ جو لوگ مذکورہ بالا گناہوں کو عیسائی تعلیمات قرار دیتے ہیں وہ حقیقت میں

عیسائی نہیں ہیں۔ بلکہ ایسوں کے حق میں خداوند صاف فرماتا ہے کہ وہ آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہونگے آپ بہت کوشش کرتے اور چاہتے ہیں کہ کسی صورت سے عیسائی مذہب اور عیسائیوں کو اپنے برابر ثابت کر کے اپنے دل کو مطمئن کریں۔ لیکن یاد رکھئے کہ آپ کے ایک بزرگ کا قول ہے "کوشش بیفایدہ ست وسمہ بر ابروے کور" ایسی بےبنیاد اور الزامی باتوں سے آپکا مطلب ہرگز حاصل نہ ہوگا۔

مسیحی معجزات کے بیانمیں

لیکن اگرچہ ہم معجزات کو ناممکن نہیں کہہ سکتے بلکہ اُن کا ممکن ہونا قبول کرتے ہیں۔ تاہم یہہ اعتراض کیا گیا ہے کہ وے قابل ثبوت نہیں ہیں۔ یہہ ہی دعویٰ ہیوم نے اپنے مشہور مباحثہ میں کیا ہے۔ اس نے اپنی دلیل کا ایسا صاف بیان کیا ہے کہ ہم اُسی کے الفاظ قلمبند کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ "معجزہ قوانین قدرت کی شکستگی ہے۔ اور چونکہ ان قوانین کو ایک مستقیم اور غیر مُتبدل تجربہ نے قایم کیا ہے پس اس حقیقت کی واقعی خاصیت ہی سے۔ معجزہ کے خلاف ثبوت ایسا کامل ہے جیسا کہ بالامکان تجربہ سے کوئی دلیل متصور ہو سکتی ہے" یعنی اگرچہ عہد جدید کے معجزات گواہی سے ثابت کئے گئے ہیں لیکن تجربہ ہمیں بتلاتا ہے کہ قوانین قدرت یکساں رہتے ہیں۔ اسواسطے جبکہ گواہی نیچر کی یکسانی کے ساتھ ٹکراتی ہے۔ تو ضرور گواہی مقبول ٹھہریگی۔ لیکن معجزہ میں یہی حالت واقع ہوتی ہے۔ اسلئے ہم معجزہ کے لئے گواہی کی دلیل کو رد کرتے ہیں۔ کہ وہ یکسانی نیچر سے ہمونی میں کمقدر ہے۔ یا یہہ کہ معجزات ثابت نہیں کئے جا سکتے ہیں اسلئے وے بالکل نامعتبر ہیں۔

اب اسمیں شک نہیں کہ ہیوم کی دلیل ایک بڑا ذہنی منطقی معمّا ہے۔ یہہ کسی قدر یقینی ہے کہ انسانوں کی عقل عام اُسکو بہ نسبت ایک دلیل مستقیم کے ایک معمّا زیادہ خیال کرتی ہے۔ وہ کچھ کچھ اُسی قسم کا معمّا ہے۔ جیسا کہ وے جو ذاتی مرضی کو ملنتے۔ اور ذکی اس تعلیم کے مخالف دلیل کو خیال کرتے ہیں۔ درحالیکہ تھوڑے لوگ اسکو منطقانہ حل یا رد کر سکتے۔ ویسے ہی تھوڑے لوگ اُسکو یقین کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اگرچہ وے اُس معمّا کو از روئے منطق حل نہیں کر سکتے تاہم وے خود آگاہی سے فوراً اسکو حل کرتے ہیں۔ وہ کسیقدر ہیوم کی بحث کی مانند ایک معمّا ہے۔ جسے اُسنے ہمارے اُس یقین کے برخلاف جو ہم ظاہری عالم کی حقیقت پر رکھتے ہیں استعمال کیا ہے۔ وہ نہایت باریک ہے اور اُسکو منطقانہ رد کرنا مشکل ہے۔ تاہم بہت تھوڑے لوگ اُسپر یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ اگرچہ وے از روئے منطق اُسکو رد کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ وے اُسکو ذاتی عقل عام سے فوراً رد کرتے ہیں۔ اسیطرح پر لوگ علی العموم معلوم کرتے ہیں کہ اگرچہ ہیوم کی دلیل خلاف معجزہ بہت باریک ہے۔ اور منطقانہ اُسکی تردید بہت مشکل ہے۔ لیکن خود آگاہی اور عقل عام سے وہ دلیل مذکورہ کی مانند بآسانی اور براستی رد ہو سکتی ہے۔ انسان ایک طبعی ادراک اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہہ دلیل غلطی آمیز ہے۔ وے ایک غیر مغلوب یقین رکھتے ہیں۔ کہ واقعات اور ماجروں کے لئے حواس اور گواہی کی دلیل کافی اور کامل ہو سکتی ہے۔ اور جب وہ کافی شہادت موجود ہو۔ وے مجبوراً معجزات پر بھی یقین کرتے ہیں۔ اور یہہ بات کہ انسان اس امر کا ایک طبعی اعتقاد۔ جو اُنکے دلوں میں نیچر کی یکسانی کے یقین سے زیادہ گہرا ہے۔ اس حقیقت سے ظاہر ہے۔ کہ اُنہوں نے علی العموم تمام زمانوں میں کم و بیش معجزات پر یقین کیا ہے۔ بجائے غیر معتبر اور ناقابل ثبوت خیال کرنیکے وے بعض حالتوں میں معجزات کو معتبر اور ثابت ماننے میں کوئی مشکل نہیں پاتے ہیں۔ بقول خود ہیوم کے "ہمیں خوف کرنا ضرور نہیں کہ یہہ فلاسفی کبھی لوگوں کے عام خیالات کی بیخ کنی کریگی۔ نیچر اپنے حقوق کو ہمیشہ قایم رکھیگی اور آخر کو کبھی کوئی دقیق مباحثہ ہو اسپر غالب ہوگی۔"

بہرحال باوجود اس دلیل یا معمّا کے ہم جانتے ہیں۔ کہ وے باتیں جو بالاصل معجزات ہیں ایسے یقینی ہو سکتے ہیں جیسے کہ دُنیا میں تاریخی ماجرے ہوتے ہیں۔ شاید بوسیلہ ایک سادہ مثال کے ہم اسکو زیادہ صفائی سے دیکھینگے۔ یہہ ٹھیک ہے کہ ہیوم کے قیاس کے موافق یہہ امر تمام "تجربہ" کے خلاف ہے کہ آدمی معمولی پیدایش کے علاوہ کسی دوسرے طریقہ سے پیدا ہو۔ تمام "تجربہ" ظاہر کرتا ہے کہ پیدایش کا صرف یہی ایک طریقہ ہے۔ پس اسلئے ہمیں یقین کرنا ضرور ہوگا۔ کہ آدمی ازل سے معمولی طریقہ تناسل سے موجود ہوا ہے۔ لیکن یہہ بھی کامل یقین ہے۔ کہ ایک وقت تھا جبکہ آدمی زمین پر موجود نہ تھا۔ اسلئے ضرور کوئی پہلا آدمی ہوا ہوگا۔ اور وہ کیونکر موجود ہوا؟ کچھ مضایقہ نہیں خواہ بطور تبدیل صورت ہوا ہو۔ یا فوراً پیدا کیا گیا ہو۔ یہہ صاف ظاہر ہے کہ وہ معمولی انسانی پیدایش سے پیدا نہیں ہوا۔ لیکن خواہ وہ بطور تبدیل صورت یا فوراً پیدایش سے پیدا ہوا۔ ہر دو امر یکساں تمام "تجربہ" کے خلاف ہیں۔ آدمی کی پیدایش بغیر والدین۔ تاریخ کے جملہ زمانوں میں ہرگز دیکھی نہیں گئی ہے۔ اور تمام "تجربہ" کے خلاف ہونے ہوئے لازم ہے کہ وہ ناقابل ثبوت اور غیر معتبر ہو۔ لہذا ہیوم کی دلیل کو معتبر مانیں تو چاہئے کہ اس بات پر یقین کریں۔ کہ آدمی ازل سے ہے۔ لیکن برعکس اسکی دلیل کے ہم جانتے ہیں کہ آدمی ازل سے موجود نہیں ہوا۔ کہ وہ کسی زمانہ گذشتہ میں ایک ایسے طریقہ سے ہستی میں آیا۔ جو عالمگیر انسانی "تجربہ" کے مطلق برخلاف ہے۔ اسیطرح برعکس ہیوم کی دلیل یا معمّا کے معجزات واقع ہوئے ہوں۔ اور ممکن ہے کہ انکا معقول ثبوت بھی ہو۔

(باقی آیندہ)

مراسلات

لورپول کے مسلمان

چند مدت سے واقع انگلستان لورپول میں کئی ایک انگریزوں کے مسلمان ہو جانیکا ذکر اکثر اخبارات میں دیکھا جاتا ہے۔ اور مختلف قسم کی خبریں اوڑائی جاتی ہیں۔ حقیقت خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز مسلمان ہو گئے ہوں یا کہ یوں ہی گپ ہو۔ بالفرض اگر کچھ انگریز مسلمان ہو بھی گئے ہوں تو ہمیں کسی قسم کی اچنبھے اور تعجب کی بات نہیں۔ اور یہہ کوئی نئی بات بھی نہیں۔ اس ملک ہی میں بہت دفعہ سُننے میں آچکا ہے کہ فلانی جگہہ فلانا انگریز مسلمان ہوا۔ اور اس کا نام عبدالرحمن رکھا گیا۔ اگر منشور محمدی وجود میں ہوتا کیونکہ اسمیں ایسی خبریں بڑے فخر کے ساتھ شایع ہوا کرتی تھیں۔ مگر وہ تو دور سے معدوم ہو چکا۔ تو میں اسمیں سے کئی ایک انگریزوں کے مسلمان ہو جانیکا ذکر دکھلا دیتا۔ تو پھر انگریزوں کے ملک میں کوئی مسلمان ہو گیا تو کیا تعجب اور کونسی بڑی بات ہوئی۔ علاوہ ازیں انگریزوں میں صدہا ایسے لوگ ہیں جنکا کوئی بھی مذہب نہیں اکثر ایسے بھی ہیں کہ جو خدا کے بھی قایل نہیں اور اگر کوئی مسلمان ہو جاوے تو کونسی انوکھی بات ہے۔ اور اگر کوئی بدھ یا گبر اور بت پرست بن جاوے تو کیا تعجب ہو۔ لیکن تعجب تو یہہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اس بات کو ایک بڑا فخر سمجھتے ہیں۔ اور اسکے متعلق اس ملک کے اخبارات انوکھی رائیں اور تجویزیں پیش کرتے ہیں کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور کوئی کچھ۔ یہہ بات سچ ہے کہ اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو ایک ذرہ سی بات ہاتھ لگنی چاہئے۔ پھر تو بات کا جھگڑا نہ بناڈالیں تو انکو ایڈیٹر کون کہے۔ خفیف سی بات کا اتنا طول کھینچ دیتے ہیں کہ اخبارات کے صفحوں کے صفحوں کو ناحق سیاہ کر ڈالتے ہیں۔ کیا کریں بیچاروں کو ائے دن اخبار تو نکالنا ہے آخر کسی بات سے اُسکو بھرنا بھی چاہئے ✦

اب ایک اخبار حالانکہ اس کا ایڈیٹر ایک ہندو ہے مسلمانوں کو رائے دیتا ہے کہ لورپول میں اسلامی مشن روانہ کرو۔ ہندو کی اس نیک رائے کے عوض ایک مسلمان ایڈیٹر اُنکا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرا محمدی صاحب اپنے اخبار میں بڑے زور و شور سے لکھتا ہے کہ ضرور لورپول کے مسلمانوں کی امداد کرنی چاہئے۔ اور ایک اور صاحب اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ مسٹر کوئیلیم سلطان روم کے عندالطلب قسطنطنیہ میں گئے ہیں جہاں وہ شیخ الاسلام وغیرہ صاحب و اکثر مسلمانوں سے ملکر اس پر غور کرینگے کہ انگلستان میں اسلام کو کیونکر ترقی دلائی جاوے۔ یہہ تو ایک اُڑی اُڑائی خبر ہے۔ لیکن وہ خود لکھتے ہیں کہ اسمیں شک نہیں کہ افریقہ میں اگر ہم عیسائی مشن کا مقابلہ کریں تو مناسب ہے۔ لیکن اپنی کم استطاعتی کی وجہہ سے ہم یورپ اور امریکہ کی مشنری جماعتوں کا مقابلہ ہرگز نہ کر سکینگے۔ گو یہہ اُمید ہے کہ ہماری کم بضاعتی بھی وہاں ہمکو عیسائیوں سے زیادہ کامیاب کر دیگی۔ لیکن بمقابلہ اسکے اگر ہم یورپ میں اور خاصکر انگلستان میں کوئی کامیابی کی اُمید پیدا ہوتے دیکھیں تو اُسکی طرف زیادہ سرگرمی دکھانا چاہئے۔ اسلئے کہ اُن ملکوں کے ذریعہ سے ہم یورپین مشنوں کی اصلی جڑ میں گھن لگا دینے کے اُمیدوار ہو سکتے ہیں۔" کیسے کیسے خیالی پلاؤ پکاتے ہیں۔ جناب کچی لکڑی کو گھن لگتا ہے لیکن کبھی پکی اور مضبوط لکڑی کو بھی گھن لگا ہے۔ مجھے اسوقت خدا کے کلام میں سے دوسرے زبور کی چند آئتیں یاد آئیں جو عیسائیوں کے لئے نہایت تسلی بخش ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں۔ زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند کے اور اُسکے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُنکی بند کھولڈالیں اور انکی رسیاں اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسیگا اور خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اُڑاویگا۔ تب وہ غصے میں اُنسے باتیں کریگا۔ اور نہایت بیزار ہو کے انہیں پریشانی میں ڈالیگا ✦

ایک اور تجویز بتائی گئی ہے مسلمانوں کو اُن انگریز مسلمانوں کا ٹھیک اعتبار نہیں۔ اسلئے یہہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ "باوجود اسکے ہم انتاظر رہینگے کہ ہم کو اُن انگریزوں کے اعتبار کرنے سے پہلے خوب دیکھ بھال لینا چاہئے۔ جسکے واسطے مناسب ہے کہ ہماری طرف سے بعض وکلا روانہ کئے جائیں جو وہاں جاکے اچھی طرح اُن لوگوں کی حالت کا اندازہ کریں"۔ تعجب آتا ہے کہ ابھی مسلمانوں کو اُن نومسلم لوگوں کا اعتبار تو ہوا ہی نہیں پر اس مُلک میں چندہ ابھی سے جمع ہونا شروع ہو گیا۔ چنانچہ فتح گڈھ میں اُنکے لئے اور وہاں کی جامع مسجد کے لئے کئی سو روپیہ جمع ہو گیا۔ اور دوسری جگہہ میں بھی تجویز ہو رہی ہے۔ اور قسم قسم کی تجاویز پیش کیجاتی ہیں ✦

حق اور اصلی بات تو یہہ ہے کہ کسی مذہب کے اُس ملک میں کہ جہاں سے وہ شروع ہوا یا دیگر ممالک میں پھیلنے سے اُسکی صداقت کلی ثابت نہیں ہوتی مذہب کی سچائی اُسکی تعلیم اور تاثیر پر موقوف ہے۔ بدھ مذہب کہاں تک پھیلا تھا اور ایسا ہی جین مذہب لیکن آخر گھٹتے گھٹتے بعض جگہہ سے بالکل جاتا رہا۔ اگر انگلستان اور دیگر ممالک کے باشندے بھی مسلمان ہو جاویں تو بھی محمدی مذہب کا سچا ہونا ثابت نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ اُسکی تعلیم کی صداقت اور اسکے نجات کے طریق کا کامل ثبوت نہ مل جائے۔ مسلمانوں کے ایسے خیالی پلاؤ سے کچھ نہیں بنتا۔ جو کچھ ہو سکتا ہے سو

ثبوت پر منحصر ہو۔ خالی باتوں سے کچھ حاصل نہیں۔ قرآن کو خدا کا کلام ثابت کرو۔ گنہگار کی نجات کی تجویز بتاؤ۔ ان باتوں سے محمدی مذہب کو سچا ثابت کرو۔ نہ کہ انگریزوں کے مسلمان ہوجانے سے۔ یہہ کیا ثبوت ہی۔ آخر انگریز بھی تو غلطی کرنے والے ہیں +

راقم ۔ ج ۔ س ۔ از لکھنؤ

فادر ڈیمین
"جذامیوں میں کام کرنیوالے"
کے
حالات زندگی کا مختصر بیان

کوڑھ ایک ایسی سخت اور مکروہ بیماری ہی کہ جس کا اعادہ ذکر بھی ناز یبا ہی ۔۔ اوایل میں بدن پر داغ بصورت دُنبل ظاہر ہوتے ہیں جو پھر ناسور بنجاتے ہیں ۔۔ چہرے کا رنگ سُرخ اور بدنما معلوم ہوتا اور پھوڑوں سے بھرجاتا ہی ۔۔ ابروؤں اور پلکوں کے بال جھڑجاتے ہونٹ موٹے اور چمکیلے نظر آتے ہیں ۔۔ کان اور ناک پھولکر بدصورت ہوجاتے ہاتھہ پاؤں کی انگلیوں کے جوڑوں میں ناسور نمودار ہوجاتے ہیں ۔۔ بدن سے بدبو آنے لگتی ہی زندگی دوبھر ہوجاتی ہی آخر کار مریض بڑی بڑی سخت تکلیفیں اُٹھاکر راہی ملک بقا ہوتا ہی +

ایک مدت سے ایشیا اور افریقہ کے گرم ملکوں میں جذام پھیلتا آیا ہی۔ قریباً سات صدی کا ذکر ہو کہ جب اہل یورپ نے اہل اسلام سے کنعان لینے کی کوشش کی وہ جذام کو بھی اپنے ساتھہ یورپ میں لائے۔ لیکن کچھہ مدت کے بعد بالکل غائب ہوگیا +

اسوقت ہندوستان میں قریب ایک لاکھ تیس ہزار کے جذامی ہیں۔ گورنمنٹ سوچ رہی ہو کہ اس مُہلک مرض کے روکنے کے لئے شفاخانے بھی بنائے گئے ہیں۔ اور ایک کمیشن بھی مقرر کی گئی ہو جو بعد تحقیقات اپنی رپورٹ پیش کریگی +

مسیحی مشنری مدت سے جذامیوں کی تکلیفوں کو کم کرنیکے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ذیل میں ایک آدمی کی کوششوں کا بیان جو اُسنے جزائر ہوائی (واقع بحر الکاہل) میں کیں۔ کیا جاتا ہی۔ جزائر ہوائی یا سینڈوچ جو امریکہ اور آسٹریلیا کے وسط میں واقع ہیں۔ انگریزوں میں سے اول اول کپتان کک نے ۱۲۰ برس کا عرصہ گذرتا ہی دریافت کئے۔ وہاں پہاڑ کی دو چوٹیاں ہمالیہ کی نصف بلندی تک مُرتفع ہیں اور انمیں سے ایک پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہو۔ دُنیا میں سب سے بڑا آتش خیز پہاڑ جزائر ہوائی میں ہو۔ اس پہاڑ کا محیط قریب ۹ میل کے ہو اس کے مرکز میں ایک جلتے ہوئے لاوا کا سمندر ہو جو بعض وقت جوش میں بڑی بلندی تک اُچھلتا اور اُن دریاؤں میں جو پہاڑ کے دامن میں ہیں جاپڑتا ہو۔ اسکی آب وہوا معتدل اور بارش بکثرت ہوتی ہو۔۔ بعض جگہوں میں زمین بنجر ہو لیکن زرخیز وادیں بھی ہیں جنمیں نیشکر کیلے ناریل وغیرہ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں جن دنوں جزایر مذکورۃ الصدر دریافت کئے گئے۔ اُن دنوں واں پر سوئر۔ کتے۔ چوہے وغیرہ چارپائے ہی پائے جاتے تھے۔ اب بھیڑیں مواشی۔ گھوڑے بکثرت ہیں +

باشندے واں کے خوبصورت ہیں۔ جب کپتان کک نے جزیرہ مذکورہ کو دریافت کیا تو واں کی کوئی تحریری زبان نتھی۔ وہ ہندوؤں کیطرح ذات کے بڑے پابند تھے۔ اگر کسی معمولی آدمی کا سایہ کسی سردار یا حاکم پر پڑ جاتا۔ یا اگر کسی کا نام ظہر میں آجاتا۔ اور وہ فوراً گھڑانہ ہو جاتا۔ تو وہ مار دیجانیکے قابل سمجھا جاتا تھا۔ حکم تھا کہ عورتیں پرندے۔ ناریل کیلے اور وہ چیزیں جو بتوں کو چڑھائی جاتی تھیں۔ نہ کھائیں۔ اور اس حکم کی عدولی کی سزا عموماً موت ہوا کرتی تھی۔ جب کوئی دھرم منڈلی گھر (عبادتخانہ) تیار ہوتا تو اُسکے کھولنے کیوقت آدمیوں کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ جو لوگ پاگل ہوجاتے وہ اکثر مارے جاتے۔ بوڑھے آدمی عموماً زندہ ہی دفنائے اور گاڑے جاتے تھے +

۱۸۰۹ء میں ایک لڑکا ابو کھیا نامی جزایر ہوائی سے امریکہ میں آیا۔ اسکے والدین اُسکے سامنے قتل کئے گئے تھے اور جب اُس کا چھوٹا شیرخوار بھائی بھی بیرحمی سے ٹکرے ٹکرے کیا گیا تو ابو کھیا امریکہ بھاگ آیا ۔۔ وہاں کے خدا ترس لوگوں نے اُسکی پرورش کی ۔۔ اور ۱۸۱۹ء میں مسیحی مشنریوں کا ایک گروہ متحدہ صوبجات سے جزایر ہوائی میں انجیل خداوندی کی بشارت دینے کے لئے گیا ۔۔ کچھہ مدت بعد خدا کے فضل سے سارے کا سارا ملک مسیحی ہوگیا۔ چنانچہ اب واں ایک بت بھی پایا نہیں جاتا۔ گورنمنٹ کسیقدر انگلستان کیطرح ہو۔ اور قریباً تمام لوگ لکھہ پڑھہ سکتے ہیں +

کچھہ مدت ہوئی کہ جزایر مذکور میں جذام پھیلنا شروع ہوا۔ تو گورنمنٹ نے اسکے روکنے کی فقط یہی تجویز مناسب سمجھی کہ جس شخص کو کوڑھہ ہو۔ وہ ملکائی نامی جزیرے میں جو جزایر ہوائی کے جنوب میں واقع ہو بھیجا جائے +

پہلے پہل کوڑھیوں کی چنداں خبرگیری نہیں ہوتی تھی۔ اُنہیں فقط نمدار جھونپڑے دئے جاتے تھے۔ مشکل سے کسی کسی کے پاس کپڑا ہوتا۔ کیونکہ کپڑا واں بہت کمیاب تھا۔ واں کے لوگ بہت بداخلاق ہوگئے تھے۔ مسیحی مشنری (پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک) جزیرہ ملکائی میں آکر کوڑھیوں کے درمیان رہے۔ تاکہ جس طرح ہوسکے انہیں فائدہ پہنچائیں انمیں سے خاص ایک فادر ڈیمین کا جو ایک رومن کیتھولک پریسٹ تھے کچھہ حال لکھا جاتا ہی +

جوزف ڈیمین ۱۸۴۱ء میں بلجیم میں جہاں ابتک اُنکا

بڑا بھائی پریسٹ ہی پیدا ہوئے ۔ اُنکی ماں جو ایک بڑی دیندار اور خدا ترس عورت تھی ۱۸۸۶ء میں جنت نصیب ہوئی ۔ اُنکے والد ۱۲ سال پیشتر یعنی ۱۸۷۴ء میں جان بحق تسلیم ہو چکے تھے ۔ انکی انیسویں سالگرہ کے دن اُنکا باپ اُنہیں اُنکے بڑے بھائی کے پاس جو پریسٹ ہونیکی تیاری کر رہا تھا چھوڑکر آپ کہیں تھوڑے دنوں کے لئے گیا ۔

جوزف کو مُدت سے پریسٹ بننے کا نہایت شوق تھا ۔ لیکن اب تو بھائی کے ساتھ رہکر اُنکے ارادہ کو اور بھی تقویت ہوگئی ۔ اور اُنکے لئے یہہ موقع بھی عمدہ تھا جب اُنکا باپ واپس آیا تو اُنہوں نے اُس سے صاف صاف کہدیا کہ بابا! میں تو گھر واپس نہیں جانا ۔ میں تو یہیں رہکر پریسٹ ہونے کی تیاری کرونگا ۔ باپ تو مانتا نہ تھا ۔ لیکن اُسے گھر جانیکی جلدی تھی ۔ اور بیٹا اصرار پر اصرار کئے جاتا تھا ۔ آخرکار مجبوراً اُسے اپنے بیٹے کی بات ماننی ہی پڑی ۔ اور جوزف بھی اپنی ماں سے برکت لینے کے لئے اپنے گھر آیا ۔

اُنکا بھائی بحرالکاہل کے جزیروں میں مشن کا کام کرنے کے لئے جانا چاہتا تھا ۔ اور جب سب بندوبست ہو گیا تو اُسے سخت تپ آنے لگا اور حکم آگیا کہ "اب تم جا نہیں سکتے" ۔ جوزف نے جب دیکھا کہ اُس کا بھائی بڑا مایوس و غمگین رہتا ہے تو اُس کی تسلی کے لئے کہنے لگا کہ بھائی! اگر تمہاری مرضی ہو تو میں تمہارے عوض جاؤں ۔ بھائی نے منظور کیا اور جوزف نے پراپیگیشن مشن آفس کو بڑی منت و سماجت سے لکھا کہ وہ اُسے وہاں بھیجدیں ۔ گو اس نے ابھی اپنی پوری تعلیم بھی ختم نہ کی تھی نیز اُس سکول کا ایک یہہ بھی دستور تھا کہ کوئی لڑکا چٹھی بغیر اپنے سپرنٹنڈنٹ کے دکھائے کہیں بھیج نہیں سکتا تھا ۔ لیکن جوزف نے اس حکم کو بھی توڑنے کی جرأت کی ۔

ایک دن جوزف اپنے کمرہ میں بیٹھا پڑھ رہا تھا کہ اُنکے سپرنٹنڈنٹ نے اچانک کمرے میں داخل ہو کر غصے کی دھیمی آواز سے اُسے کہا کہ او بے صبر لڑکے !! تونے یہہ چٹھی لکھی ہے ۔ لے اب تجھے جانا ہوگا ۔ جوزف یہہ سُنتے ہی ایسا خوش ہوا کہ خوشی سے کودتا پھاندتا باہر بھاگ گیا ۔ یہاں تک کہ اُسکے دوستوں نے سمجھا کہ شاید کہیں یہہ پاگل تو نہیں ہو گیا ۔

فادر ڈیمین کچھ مدت تک جزایر ہوائی میں رہے ۔ اور ۱۸۷۳ء میں ملکائی کو تشریف لے گئے ۔ جب اُنہوں نے جزیرہ مذکور میں قدم رکھا تو اپنے آپ کو یوں کہنے لگے کہ اے جوزف! یہی تیری زندگی کا کام ہے ۔

ڈیمین نے باشندوں کی حالت بہتر کرنے کے لئے بڑی کوشش کی ۔ وہاں اُنکا پہلا کام اچھے پانی کا بہم پہنچانا تھا ۔ انہوں نے ۱۸۷۵ء میں پانی کی کچھ نلیں بہم پہنچائیں اور مضبوط کوڑھیوں کی مدد سے ایک تالاب کھودا اور اس میں نلیں لگائیں ۔ تب سے جزیرے میں پانی کا بڑا آرام ہے ۔ کچھ مُدت کے بعد گورنمنٹ نے وہاں ایک انجنیر بھیجا ۔ تاکہ پانی ایک چشمہ سے جو ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ نلوں کے ذریعے لایا جائے ۔ (باقی دارد)

ہمارے خدا کے خلاف آریوں کا کفر

عقلمند آدمی کون ہے تاکہ اُسے سمجھے اور وہ کون ہے جس سے خداوند کے منہہ نے کہا کہ وہ اُسے ظاہر کرے ۔

یرمیاہ ۹ باب آیت ۱۲

نورافشاں ۲۸ مئی کے ایشو سے ظاہر ہوا کہ آریہ گزٹ فیروزپور نے "ہبیل کی تعلیم" کے عنوان سے ایک آرٹیکل بصیغہ مراسلات شایع کیا ہے ۔ بقول نورافشاں ان مخالفوں کی ایسی بیہودہ باتوں کا جواب تضیع اوقات ہے ۔ تاہم یہاں خیال کر شاید یہہ بہرے ۔ اور اُنکا کفر اُنکو معاف ہو مقدرے لکھنا بیفائدہ نہ ہوگا ۔ الزامی جواب سے ممکن ہے کہ وہ اور زیادہ کفر بکیں ۔ لہذا ان آیات کی تشریح پر ہی اکتفا کرتا ہوں ۔

اولاً ۔ واضح ہو کہ کتب الانبیا کی رویتیں اور مضامین سمجھنے کیواسطے خاص اللہ کی ہدایت اور روح درکار ہے ۔ یہہ انسانی حکمت کی باتیں نہیں کہ انسانی علم سے حل ہوں ۔ جس حکمت ربانی سے یہہ تحریر ہوئیں ۔ اسی حکمت سے انکی فہمید بھی ہوتی ہے ۔ اگر وہ فہم حاصل نہ ہو ۔ تو یہہ باتیں حمق معلوم ہونگی ۔ جیسا کہ کسی نادان آریہ نے ٹھٹھے کے طور پر لکھدیا ۔ اے کاش کہ خدا اُنکی آنکھیں کھولتا ۔ کہ وہ خدا کو ٹھٹھوں میں نہ اُڑاتے ۔ اور وہ خدا کی اس حکمت اور ہمدردی اور پدرانہ الفت کو سمجھتے کہ گویا خدا اُنکی اس حماقت اور ردی حالت پر ماتم کرتا ہے ۔

ثانیاً ۔ نبیوں کی حالت جبکہ وہ رویتیں دیکھتے تھے ایسی عجیب ہوتی تھی ۔ کہ وہ روح سے ملبس ہو کر اپنے آپ میں نہیں رہتے تھے ۔ دیکھو دانیئل کا صحیفہ ۸ ۔ باب ۔ ۱۸ و ۲۷ ۔ آیتیں ۔ اور ۱۰ باب ۹ ۔ آیت ۔ لوقا ۹ باب ۳۲ ۔ آیت ۔ دانیئل ۷ باب ۲۸ و ۱۰ باب ۸ و ۱۶ ۔ آیتیں ۔

ثالثاً ۔ یرمیاہ پیغمبر کو خدا نے لڑکپن ہی سے چن لیا کہ وہ اُس گمراہ قوم یہود کو نصیحت کرے ۔ اسوقت یہود کے گناہوں کا پیالہ لبریز ہو چکا تھا ۔ اب اُنکے واسطے سخت مصیبت اور جلاوطنی کا سامنا تھا ۔ تین بادشاہوں کے عہد میں یرمیاہ نے رویتیں دیکھیں اور نبوت کی ۔ یوسیاہ یہویقیم ۔ صدقیا ۔ یہہ رویت جسکے باعث آریہ حیران ہیں یوسیاہ بادشاہ کے عہد کی ہے ۔ یہہ وقت درحقیقت اُن کی آیندہ مصیبت کے لحاظ سے رونے پیٹنے اور ماتم کرنے کا تھا ۔ کیونکہ شاہ بابل نبوکدنظر آنے والا تھا کہ اُس قوم کو برباد و تباہ کرے اور اسیر کر کے لیجائے حضرت یرمیاہ ایک بڑا غیرتمند اور قوم کی حالت زار پر اُنکی خطاؤں کے باعث

رونے اور غم کرنیوالا وفادار ایسا ہی تھا۔ اسیری سے ۴۲ برس بیشتر یہہ نبی مقرر ہوا۔ صدقیاہ نے اسکو قید بھی کر رکھا تھا۔ یہہ بھی اسیری میں ساتھ ہی گیا تھا۔ آخر یہودیوں نے اسے پتھراؤ کر دیا تھا۔ تواریخ کے دیکھنے سے یہودیوں کیحالت۔ خدا کی ہمدردی معلوم کرکے اس رویت کی سمجھ نہایت آسان ہے۔ بشرطیکہ روح القدس سے ہدایت بھی پاویں*

رابعًا۔ کیا یہہ مقولہ سچ نہیں ہے۔ "زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو" تعجب بلکہ سخت حیرانی ہے۔ کہ یہہ دل اور کان کے نامختون کلام الہٰی کی ایسی باتوں پر ماخول کرتے اور روح القدس کے خلاف گناہ کرکے اپنی ہلاکت کا پورا سامان کرتے ہیں۔ اسواسطے ہم خداوند کے خوف کو سمجھ کر آدمیوں سے منت کرتے ہیں۔ نامہ دوم بنام قرنتیاں باب ۵۔ آیت ۱۱۔ اسلئے ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا کہ خدا ہمارے وسیلہ منت کرتا ہے۔ سو ہم مسیح کے بدلے التماس کرتے ہیں۔ کہ تم خدا سے میل کرو۔ ۵ باب ۲۰ آیت۔ کیوں اب کچھ خیال میں گذرا کہ خدا کے رونے پیٹنے کا کیا مطلب ہے*

خامسًا مطلب اس کا صاف یہی ہے کہ یہود کی مصیبت کو دیکھکر خدا ترس کھاتا ہے اور خدا کے بندے خدا کی طرف سے رونے پیٹتے چیختے چلاتے ہیں جسطرح آج کل بھی ایماندار کی حالت زار دیکھکر خدا کے بندے یعنی ایماندار رنج و غم کرتے گویا خدا انکے وسیلہ تمہارے حال پر ترس کھاتا ہے۔ مگر آپ یہود کیطرح ایسے محبتوں خیرخواہوں ہمدردوں کو ستاتے اور انکی تخریب کے درپے رہتے۔ بلکہ خدا کو بھی ٹھٹھوں میں اڑاتے ہو۔ فریب نہ کھاؤ۔ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا۔ کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے۔ سوہی کاٹیگا اسلئے کہ جو کوئی اپنے جسم کے لئے بوتا ہے۔ سو جسم سے خرابی لویگا۔ اور جو روح کے لئے بوتا ہے روح سے ہمیشہ کی زندگی پاویگا* نامہ پولوس رسول اللہ۔ بنام گلتیاں ۶/۷-۸*

انتخاب اخبارات

ایک گمشدہ انجیل

اخبار لی ریویل اسرائیل نے ایک عجیب و دلچسپ ماجرا ایک یہودی نو مرید کا شایع کیا ہے۔ ایچم ایل گے روس کا باشندہ ایک نوجوان یہودی ربیوں کی دینی خدمت کے کام کو انجام دینے کے لئے بچپن سے زیر تعلیم تھا۔ لیکن اس کا دل طالمودی طفلانہ باتوں اور اختلافوں کے باعث برگشتہ ہو رہا تھا۔ علم طب کا شایق ہوکر اُسنے ایسے اشخاص کا تذکرہ بھی سُنا جو اس دنیا میں پہلو پروٹسٹنٹ (منکر خدا) ہو گذرے ہیں۔ اور مسیحیت کو جس سے اسکو نفرت تھی حقیر سمجھکر اُسنے اپنے تئیں نہلسٹ اور دہریہ ظاہر کیا۔ بہ نتیجہ وہ دو برس تک پولیس کی حوالات میں رہکر شہر جنیوا کو بھاگ گیا۔ جہاں اسنے ایک مفسد اخبار کے متعلق ہوکر مسیحیت پر حملہ کرنے کے ارادہ سے ایک انجیل کی بہم رسانی کی فکر کی۔ کیونکہ وہ اس سے مطلق ناواقف تھا۔ ایک روز وہ عام باغ سے گذرتا تھا جہاں اُسکو ایک بنچ پر رکھی ایک جلد انجیل ملی جس کا وہ نہایت مشتاق تھا۔ اس اتفاق سے اُسکو بڑا خیال ہوا۔ اور اس کتاب کے مطالعہ نے اُسکی آنکھیں کھولدیں۔ اُسنے متی کے پانچ باب کی ۲۵۔ اور ۲۹۔ آیات کے مطالعہ کے بعد قیاس کیا کہ یسوع، کوئی فلاسفر شخص تھا۔ عہد عتیق کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے سے وہ قایل ہو گیا کہ قدیم سے وعدہ کیا ہوا مسیح حقیقت میں آگیا ہے۔ یہہ ماجرا دو برس گذرے واقع ہوا۔ اور اس نوجوان یہودی نے مسیح کے ذریعہ خدا کی پہچان حاصل کرنے سے نہایت خوشی کی۔ اور بپتسما پایا۔ اور نامعلوم یہی جو عام باغ میں بنچ پر ہی انجیل بھول گیا تھا اس فرزند ابراہیم کی آنکھیں کھل جانیکا باعث ہوا*

سیول و ملٹری گزٹ کی رائے قابل تعریف و عملدرآمد ہے کہ جو شخص بچوں کو زیور پہنا کر بلا حفاظت چھوڑ دے اُسپر حسب ذیل جرم عاید ہوا کریں (۱) غفلت (۲) ترغیب چوری (۳) ترغیب قتل۔ اگر یہہ نہ ہو تو جو بچہ زیور پہن کر بلا حفاظت ہو۔ اسکو پولیسمین صدر یشن پر پہنچادیا کرے۔ اسکے زیور میں سے کچھ حصہ بطور انعام اُس پولیسمین کو ملا کرے۔ اس تجویز سے اگرچہ پولیس والے اکثر بچوں کو محفوظیت کی حالت میں بھی انعام کے لالچ سے اُٹھا لیجایا کرینگے مگر نتیجہ یہہ ہوگا کہ لوگ بچوں کو زیور پہنانے سے باز رہینگے۔ اور صدہا خون جو اب ہوتے ہیں وہ نہ ہوا کرینگے*

آریہ درپن ناقل ہے کہ شاہجہانپور کے مہتروں نے اتفاق کرکے کام بند کردیا ہے۔ کہیں کمانے نہیں گئے۔ وہ جانتے ہیں کہ جو میلا عوام کے گھروں سے وہ کماکر لاتے ہیں اُسپر میونسپلٹی دعویٰ نہ کرے۔ جبکہ میونسپلٹی میلے کی تجارت سے خود نفع حاصل کرتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان غریب مہتروں کو کسیقدر معاوضہ سے محروم رکھا جاوے*

۲۲ جون کو ریلوے سٹیشن شاہجہانپور کے متصل ایک نہایت دردناک حادثہ گذرا۔ لکھنؤ سے ریل آرہی تھی۔ گیٹ کیپر سو رہا تھا۔ دھکے سے پھاٹک اُکھڑ کر علیحدہ گرا۔ اور اضطرابی سے جو گیٹ کیپر کھولنے کو چلا تو وہیں دبکر چلنا چور ہوگیا*

ولایت کے تمام اخباروں نے پرنس آف ویلز کو بمقدمہ شرکت قماربازی سخت لعنت و ملامت کی ہے۔ واقعی شہزادہ ممدوح کا ایسے شرمناک جرم میں ملوث ظاہر ہونا اس معزز شاہی خاندان کے لئے جو آج اسقدر وسیع ممالک پر حکمران ہے۔ کہ جسپر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ ایک نہایت بدنما داغ ہے۔ اور بہت ہی خراب اثر عوام میں پھیلتا ہے۔ تاہم غنیمت ہے کہ پرنس صاحب نے آیندہ کو قسم کھائی

اور عہد کیا ہو کہ پھر ایسی نالایق حرکت کے مرتکب نہ ہونگے حضور قیصر ہند کو اُنکی اس لایق نفرت حرکت سے نہایت رنج ہوا ہو کہ اُنکا ولیعہد اپنے مرتبہ جلیلہ کا اعزاز نہ پہچانکر ایسی نامناسب وقبیح حرکت کا حقہ دار ثابت ہو ❖

گورنمنٹ ہند کی طرف سے تمام دیسی ریاستوں میں حکم کیا گیا ہو کہ یکم اگست سنہ ۱۸۹۱ء سے کسی ریاست میں کوئی اخبار یا ماہواری رسالہ وغیرہ کوئی شخص پولٹیکل ایجنٹ کی اجازت بغیر شایع نہ کرے ۔ ورنہ تاریخ اطلاع سے ایک ہفتہ کے اندر اسکو ریاست کی حدود سے نکل جانا ہوگا اور پھر بغیر اجازت پولٹیکل ایجنٹ کے وہ اس ریاست میں داخل نہ ہو سکیگا ❖

بنارس کے مقدمات میں سے راجگھاٹ کا مقدمہ اختتام کو پہنچا - ۱۵ مجرموں میں سے ایک بیمار تھا - اسکا مقدمہ پھر پیش ہوگا - ۱۴ مجرموں میں سے پانچ کو حبس دوام بعبور دریائے شور - دو کو دس دس برس کی قید سخت معہ تین مہینے کی قید تنہائی کے - اور سات کو سات سات برس کی قید معہ تین ماہ کی قید تنہائی کے سزا دیگئی ❖

بارکپور (کلکتہ) کے قریب موضع بانیٹھی میں ایک عورت اپنے بارہ دن کے بچے کو بغل میں لئے بیٹھی تھی کہ ایک بندریہ آکر اُس بچہ کو لیگئی اور آم کے درخت پر چڑھ گئی - بچہ کی ماں نے رونا پیٹنا شروع کیا مگر کچھ فایدہ نہ ہوا - بندریہ چپ چاپ بچہ کو گود میں لئے بیٹھی رہی - آخر عورت کی ایک رشتہ دار نے بندریہ کو کیلا دکھلایا - وہ بچہ گود میں لئے نیچے اُتری اور بچہ کو رکھکر کیلا لیکر چلی گئی ❖

مہر نیمروز کا نامہ نگار علی گڈھ کی خبر لکھتا ہو کہ ایک عورت نے اپنے اکلوتے بیٹے کو چرا کر دودھ کی بالائی کھا لینے پر مار ڈالا - اور بھوسہ میں دبا دیا - جب اسکا خاوند آیا اور بچہ کو نہ پایا تو پوچھا - اسنے اور باتوں میں ٹالدیا - جب وہ بھوسہ نکالنے گیا تو بچہ کی نعش ہاتھ کو لگی - جسکو نکالکر سیدھا پولیس کو لیگیا - پولیس نے عورت کا چالان کردیا - وہاں سیرردشن ہوکر اُس بیرحم عورت کو پھانسی کا حکم ہوا ❖

وفادار ہند لاہور مخبر ہو کہ اجمیر - ۲۶ جون کو ایک مسلمان ساکن گنج بیرون کا اپنی عورت سے کسی بات پر تکرار ہوا - اور بحالت مجادلہ عورت اور مرد دونوں ایک کنوئیں میں گر پڑے - مرد تو مردہ برآمد ہوا - اور عورت مضروب نکالی گئی - اب عورت ہسپتال میں زیر علاج ہی - شبہ ہو کہ عورت خود ہی عمداً گری اور خاوند کو بھی عمداً گرادیا - بہرکیف پولیس کے پنجہ سے رہائی پانا دشوار ہو ❖

سیالکوٹی نامہ نگار نورافشاں لکھتے ہیں کہ امریکن مشن کمپونڈ میں ۷ تاریخ ماہ حال کو رات کے وقت ایک چور آیا اور دروازہ کھولا - ایک عورت نے سُنا مگر بایں خیال شاید کہ کتا ہوگا وہ سو گئی - چور نے اک ایک دوسری عورت کا زیور اُتارنا چاہا - اور بالیاں اُتار کر چلا ہی تھا کہ چند مردوں کو خبر ہوگئی - مگر کسی کا حیاؤ نہ پڑا کہ چور کو پکڑے - بس چور صحیح سلامت چلا گیا - آجکل بہت جگہوں میں اس بات کی شکایت ہو کہ ٹھگ گھر گھر آکے دروازوں میں ٹکریں مارتے ہیں اور لوگ اُنسے دھوکہ کھا کے اپنا نقصان کر بیٹھتے ہیں ❖

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ - ایک عیار کشمیری نے یہاں آکر کشمیریوں کے محلہ میں ڈیرا ڈنڈا جمایا اور اپنے آپکو کیمیاگر مشہور کرکے چند کشمیریوں کو دام تزویر میں پھنسالیا - جس پر محلہ کے اکثر غربا نے لالچ کے مارے اپنے اپنے گھر کے تمام زیورات نقرہ طلائی بن جانیکی غرض سے فقیر صاحب کے حوالے کردئے - جو تعداد میں پانچ چھ سو روپیہ کی مالیت کے تھے - فقیر صاحب موقع پاکر معہ زیورات رفوچکر ہوگئے اور اب تمام لوگ اُنکی جان کو رو رہے ہیں ❖

راجپوتانہ گزٹ کا نامہ نگار جودھپوری لکھتا ہو کہ آج قریب گیارہ بجے ایک گھنٹہ کامل موسلادھار پانی برسا - جسکے باعث بنیوں کی نانی مرگئی - بہت سے بقال کہ جنہوں نے بامید گرانی ہزاروں من غلہ خرید ا تھا - اس باران رحمت کے ہو جانے سے سر بگریباں بیٹھے ہوئے ہیں :: جو بدمعاش لوگ شہر بدر کردئے گئے تھے وہ سب ایک ہفتہ تعمیل حکم بجالاکر بخیریت تمام پھر داخل جودھپور ہوگئے - اور حسب قاعدہ اپنی کارروائی پھر شروع کردی - شہر کے اندر تو روزمرہ دو چار وارداتیں ہوتی ہی رہتی ہیں - مگر انکے داخل ہوتے ہی کل کے روز خاص سٹیشن پر ایک شخص کی جیب سے لعہ روپیہ اور دوسرے کی ہمیانی سے عہ روپیہ لیکر رفوچکر ہوگئے :: پولیس کا انتظام اچھا بھی خراب ہو - کہ صدہا وارداتیں ہر جگہ ہوتی ہیں پر کیا ممکن کہ کسی کا پتہ نشان برآمد ہو - جن جنڈو خانوں کی نسبت محکمہ خاص سے تاکیدی حکم آیا تھا اور پولیس نے گرفتار کیا تھا - وہ جملہ جنڈو خانے بدستور سابق جاری ہوگئے - گویا ایک ہفتہ بطور تعطیل کے بند کردئیے گئے تھے ❖

سیول وملٹری گزٹ رقمطراز ہو کہ "ہمیں معتبر ذریعہ سے خاص طور پر کابلی وقایع نگار نے مطلع کیا ہو کہ آپکے اخبار مطبوعہ ۲۴ جون سنہ ۱۸۹۱ء میں جو کسی نامہ نگار کیطرف سے سردار محمد افضل خانصاحب سفیر کابل کی نسبت خبر شایع ہوئی ہو وہ غلط ہو - سردار صاحب موصوف کی روانگی بطرف کابل پرائیوٹ نہیں تھی بلکہ پبلک تھی - راستہ کے ہر ایک مقام میں اُنکی حفاظت اور آرام وآسایش کیواسطے علاوہ موجودگی سامان ضروری کے ایک گارڈ دوسری چوکی تک پہنچانے کے واسطے امیر صاحب کیطرف سے موجود ہوتا تھا چنانچہ وہ اسیطرح باطمینان تمام داخل کابل ہوئے" - امیر وفادار ہند لکھتے ہیں کہ "ہم خوش ہیں کہ امیر صاحب نے سفارت کی حفاظت

میں پوری سرگرمی دکھائی۔ مگر کیا عمدہ ہو اگر امیر صاحب سفارت کے منصبی فرائض کے ادا کرنے میں کسی قسم کی مداخلت کو بھی پسند نہ کریں +

مہر نیمروز رقمطراز ہے کہ جنرل اعظم الدین خان کی سراغ رسانی قاتلان اور انکی جانشینی کی نسبت جو رامپور میں مشہور اور اخبارات میں مذکور ہو انہیں سے یہہ خبریں قرین قیاس اور کسیقدر معتبر بیان کی گئی ہیں کہ افسران گورنمنٹ انگلشیہ نے جنرل انجہانی کے قتل کا سراغ لگا لیا۔ اور ملزموں کا پتا لگا لیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقدمہ اب چلا یا جائیگا۔ الہ آباد کے کمشنر مسٹر لاٹوش بھی اس غرض سے رامپور گئے ہیں کہ قاتلوں کا پتہ چلاویں اور کئی آدمیوں کو ریاست چھوڑ کر باہر جانیکا حکم بھی دیا گیا ہے۔ سر آکلینڈ کالون صاحب بہادر بھی عنقریب رامپور میں پہنچکر ایک دربار منعقد کرنیوالے ہیں معتمد الیہ کے ہمرکاب سُنا ہے کہ ایک ہزار آدمی ریاست میں آوینگے۔ معلوم نہیں کہ انمیں فوجی اشخاص زیادہ ہونگے یا اور لوگ جو خوفناک خبروں میں سے سمجھی جاتی ہے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

گورنمنٹ روس اپنی رعایا کو گرانی سے بچانے کے لئے بیرونی غلہ خریدنے لگی ہے۔ جو غلہ وہاں سے باہر گیا تھا وہ پھر واپس خریدا جا رہا ہے۔ کیا گورنمنٹ ہند روس جیسی بھی فیلنگ رعایائے ہند کی نسبت نہیں رکھتی؟

اوہائیو (امریکہ) میں مالگاڑی و مسافر گاڑی ریلوے میں سخت ٹکر ہوئی ٹکر سے آگ نکلی۔ تین گاڑیاں جلکر راکھ ہو گئیں۔ ۲۰ مسافر خاک سیاہ ہوئے پچاس حالت جانکنی میں سکتے ہیں +

لنڈن کی بعض نوجوان عورتوں نے یہہ تجویز کی ہے کہ وہ اپنے خطوں کو ڈاک میں نہ بھیجکر سکھائے ہوئے کبوتروں کے ذریعہ بھیجینگی۔ تجویز معقول ہے +

لنڈن یہودیوں کا اخبار لکھتا ہے کہ سخت سزا ملنے کے باعث روس سے یہودی نکل کر اس کثرت سے بیت المقدس میں آرہے ہیں کہ وہاں لوگوں کو سخت تکلیف ہے۔ کیونکہ یہودی بالکل مفلس قلاش ہو کر آئے ہیں +

نیویارک ۲ جولائی۔ رومینیا کے قریب ایک مال گاڑی اور مسافر گاڑی کے مابین سخت ٹکر ہوئی تین مسافر گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ ۲۵ آدمی ہلاک اور ۴۰ مجروح ہوئے۔ جنمیں چھ کو مہلک ضرب پہنچی +

بڑی خوشی کی بات ہے کہ بقول قیصر الاخبار یہہ خبر غلط نکلی کہ فرنچ مہم اندرونی افریکہ جسمیں ایک پادری صاحب بھی شامل تھے افریکن لوگوں نے قتل کر ڈالے اور سبھوں کو کھا گئے +

پالسٹائن میں روس کے مخروج نووارد یہودیوں کی کثرت سے خرابی چھائی ہوئی ہے۔ ہزاروں نووارد خاندان محتاج نان شبینہ ہیں۔ دیکھئے یہودیوں کی جلاوطنی کیا رنگ لاتی ہے +

فرانس میں ایک شخص کے گھر بونا بچہ ہے۔ جب یہہ پیدا ہوا تھا تو اسکو گڑیا کے کپڑے پہنائے گئے تھے جب یہہ چھ مہینے کا ہوا تو اسکے لئے جوتا پالنے کا کام دیتا تھا اب یہہ چھ برس کی عمر کو پہنچ چکا ہے اور قد اسکا ۱۲ انچ اور وزن ۴ سیر ہے +

میدرڈ (سپین) ایک اخبار نویس نے اپنے مخالف امیر کو جو اپنے دوست کے ہاں بیٹھا تھا۔ باہر بلا کے بندوق سے مار ڈالا۔ وجہ عناد میونسپل انتخاب کی رقابت تھی۔ ایڈیٹر گرفتار ہوا +

جرمن کے شہنشاہ نے تمام پادری صاحبان کے نام اس مضمون کا حکم جاری کیا ہے کہ کوئی پادری انکے سامنے پندرہ منٹ سے زیادہ وعظ نہ کرے۔ حقیقت میں مختصر وعظ پُر تاثیر و مفید ہوتا ہے +

شاہ فارس نے حکم دیا ہے کہ فارس کے باہر غلہ نہ جانے پاوے۔ کاش کہ گورنمنٹ ہند شاہ فارس کی تقلید کرے۔ اہل ہند کی مصیبت پر رحم کرکے حکم کرے کہ ہندوستان کا غلہ جو کروڑوں من ڈھویا جاتا ہے باہر جانے سے بند ہو +

بمبئی کے پارسیوں نے جو عرضی گنتھ گھر کے مقدمہ میں گورنمنٹ کو دی تھی حکام نے اسکے لینے سے انکار کیا۔ لیکن ڈاکٹر بہادر جی آنریری سکرٹری اس عرضی کو لیگئے وعدہ ہوا کہ اسپر لحاظ ہوگا +

بمبئی کے حادثہ کلاک ٹاور کی تحقیقات کے لئے پارسیوں کا چندہ۔ ۴۲ ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ ان لوگوں نے جو عرضی گورنر صاحب کو دی ہے۔ اُسپر چالیس ہزار دستخط ہیں +

قیصر الاخبار ناقل ہے کہ بیبل سوسایٹی نے اٹھاسی برس کے عرصہ میں بارہ کروڑ جلدیں انجیل کی سرکاری حکومت اور ممالک غیر میں تقسیم کیں +

میونیسپلٹی شولاپور نے ساڑھے تین ہزار روپیہ سالانہ کا ایک وظیفہ مقرر کیا ہے جو اس شخص کو دیا جائیگا جو فن صنعت و حرفت کے حاصل کرنے کے واسطے یورپ و امریکہ کو جائے۔ یہہ وظیفہ ہندو۔ مسلمان۔ پارسی۔ عیسائی سب کو نمبر وار دیا جائیگا +

حیدرآباد کے ایک بیرسٹر مسٹر ٹی پامر نے نواب خورشید جاہ پر دو لاکھ روپیہ کا دعویٰ کیا ہے۔ اسکی تحقیقات کے لئے حضور نظام نے کمیشن مقرر کی ہے چیف جسٹس پریزیڈنٹ ہیں +

بقول سفیر ہند گورنمنٹ نظام نے ورنیو لا بمبئی میں ایک جہوٹا دودہ کش خرید کیا ہو جسکا نام "ملکہ" رکھا گیا تھا۔ اردو اخبارات نے نظام کی اس کارروائی پر سخت اختلاف ظاہر کیا جسپر اسکا نام بدل کر "نظام" رکھا گیا +

دہلی میں پچھلے دنوں جو ایک شخص محلہ ٹہریاں میں اپنے باپ کو زہر دیکر بھاگ گیا تھا اب وہ میرٹھ سے گرفتار ہوکر آیا ہو۔ مقدمہ زیر تجویز ہو۔ ایسے سعادتمند فرزند کو سبق دینا چاہئے +

دہلی۔ جمعہ کے روز جامع مسجد میں بوقت نماز خیال ہوا تھا کہ فساد ہو جائیگا۔ کیونکہ واعظ لوگوں میں کچھ باہمی تنازعہ تھا۔ اسلئے دو گارڈ پولیس اور ایک ڈپٹی انسپکٹر بوقت نماز بھیجے گئے جنہوں نے اندر جانیوالے مسلمانوں سے لکڑیاں باہر رکھوالیں اور خیریت گذری +

مولوی سمیع اللہ خانصاحب کو گورنمنٹ شمال مغرب نے اختیارات سشن جج عطا کئے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف پہلے شخص ہیں جنکو بقول قیصر الاخبار یہہ اختیارات ملے ہیں +

راجہ بلدیو سنگہ صاحب رئیس اودہ ضلع ایٹہ نے بتقریب خوشی سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند اپنے علاقہ کے بقایا کو جو ایک لاکہ پچپن ہزار روپیہ سے زیادہ تھا معاف کردیا +

ٹونک کی خبر ہو کہ ۳۰ جون کو یہاں قریب ۲ بجے کے خوب بارش ہوئی کہ چھوٹے بڑے پانی سے بھر گئے اور گرمی کی شدت کم ہوگئی۔ اجمیر میں کسی قدر بارش ہوئی ہو +

ٹونک ۲۷ جون کو یہاں ۲۵ آدمی قمارباز پکڑے گئے۔ جنمیں دو پولیس کے سپاہی بھی تھے۔ سب زیر حوالات ہیں۔ مقدمہ پیش ہو۔ حکم اخیر ابھی تک نہیں سنایا گیا ہو +

راجپوتانہ گزٹ مخبر ہو کہ اس ہفتہ میں اجمیر اور اسکے گردنواح میں دو مرتبہ خاطرخواہ بارش ہوگئی ہو۔ کھیتی باڑی کا کام شروع ہوگیا۔ سنا گیا کہ اس بارش سے آنا ساگر میں بھی دو سیڑہی پانی چڑہگیا +

جودہپور میں بھی قریب ایک گھنٹہ خوب زور شور کی بارش ہوئی۔ ٹونک وغیرہ مقامات راجپوتانہ سے بھی بارش ہونیکی خبر آئی۔ پنجاب میں ابتک لوگ بارش کے انتظار میں ہیں +

بنگالہ میں پرموتھا بھوشن دیورائے نے اپنی بیوہ لڑکی کی شادی بابو جادوناتھ مکرجی ساکن بہوانی پور کے لڑکے کے ساتھ کردی ہو۔ یہہ دونوں کٹر برہمن ہیں +

کلکتہ میں بعض تعلیم یافتہ بنگالیوں نے ڈبل روٹی کا ایک کارخانہ کھولا ہو۔ اسمیں بسکٹ وغیرہ سب چیزیں عمدہ تیار ہوتی ہیں۔ پکانیوالے برہمن لوگ ہیں۔ یہہ تعلیم یافتوں کے لئے عمدہ نظیر ہو +

کلکتہ میں ایک بابو نے کھانا تیار نہ ہونے کے سبب بی بی کو کمرہ میں مقفل کردیا جب واپس آکر دروازہ کھولا تو دیکھا کہ اُسنے ساڑھی سے پھانسی لگاکر خودکشی کرلی ہو۔ بابو صاحب کو دو ماہ قید کا حکم ہوا +

کلکتہ میں ایک عورت بیرحم نے اپنے سوتیلے بیٹے کو گرم چھُری سے داغ دیا۔ عدالت سے اس نابکار کو چھہ مہینے قید سخت کی سزا ہوئی۔ سوتیلی مائیں اپنے خاوند کے بچوں کو محبت کی نگاہ سے کبھی نہیں دیکھتیں +

مدراس کے بعض ہندو نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہو کہ انکے بیاہ شادی کی رسموں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیجاوے۔ درخواست نامنظور ہوئی۔ کیونکہ قانون عمر رضامندی کا معاملہ ختم ہوگیا +

مدراس میں ایک شخص نے اپنی عورت کی بدفعلی پر شک کرکے اپنے اڑھائی برس کے بچہ کو یہہ کہکر مار ڈالا کہ میں اسکا باپ نہیں ہوں۔ مدراس ہائیکورٹ نے اسکی نسبت پھانسی کا حکم دیا ہو +

بردوان کا اخبار لکھتا ہو کہ موضع مش تجا میں جو کہ گوسٹ کمل کے پاس ہو ایک اسی سالہ ہندو نے تین سو روپیہ دیکر ایک آٹھ سالہ لڑکی سے شادی کی ہو +

بریلی میں ایک شخص نے مُفلسی سے تنگ آکر اپنی بیوی اور دو لڑکیوں کو مار ڈالا۔ اسنے بیوی کو چھُری سے مارا۔ اور لڑکیوں کو پلنگ کے پایہ پر ہلاک کیا +

لاہور کے اخبار سیول و ملٹری گزٹ میں ایک شخص نے بغرض اشاعت ایک ایسا اشتہار لکھکر بھیجا تھا۔ کہ جو نامہذب الفاظ کی وجہہ سے فحش سمجھا گیا۔ ایڈیٹر کے اطلاع دینے پر مجسٹریٹ نے مشتہر پر ساٹھہ روپیہ جُرمانہ کیا +

مشن سکول راولپنڈی کے لکھمی چند سوری کو دو سال آیندہ تک داخلہ انٹرنس سے روکا گیا۔ یہہ طالبعلم پچھلے امتحان انٹرنس میں نقل کرتا تھا۔ اسلئے اسکو یہہ سزا دیگئی +

بقول نامہ نگار تحفہ ہند یہہ عجیب بات ہو کہ علاقہ تحصیل جگرانوں میں جن درختوں کے برگ ہائے باقی ماندہ ٹڈی خوردہ کو حاملہ شتر ہائے مادہ نے کھایا :. اسی دم انکے بچے شکم میں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرگئے +

موضع داؤد تحصیل رعیہ میں ایک چوہڑے اور زمیندار میں کنوئیں سے پانی بھرنے پر تنازعہ ہوکر ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چوہڑہ وہیں مرگیا۔ تحقیقات ہورہی ہو +

قلعہ سوبھا سنگھ میں جس جوگی نے اپنی سالی کو قتل کیا تھا۔ اور علاقہ ڈسکہ میں جس چوہڑے نے ایک زمیندار کی عورت کو مارا تھا۔ دونو پھانسی کے سزایاب ہوئے +

جہلم کا اخبار لکھتا ہو کہ اجکل اندھیری راتیں

ہونے کے باعث چوری چکاریوں کی بڑی گرم بازاری ہی۔ بیماری تپ بڑی ترقی پر ہو۔ ہر ایک گھر میں ایک دو آدمی بیمار ہیں +

انبالہ کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے خیانت مجرمانہ میں سردار صاحب اوڈیہ کے اہلکاروں کو گرفتار کیا ہو واقعی صاحب بہادر نے سردار صاحب کی برباد ہوتی ہوئی ریاست کو آباد کرنیکی عمدہ تجویز نکالی +

میانوالی بوقت ۱۱ بجے دن کے ایک کمرہ عدالت جسمیں نقل نویس بیٹھے تھے اُسکی ایک کڑی ٹوٹ گئی اور چھت نیچے گر گئی۔ مگر خیر گذری۔ کہ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا +

تارا گنج میں ایک تیلن جو گیارہ برس سے مجنون تھی۔ ان دنوں حالت جنوں میں حسب عادت گھر سے نکل گئی۔ دو روز تک کچھ پتہ نہ لگا۔ آخر دو روز بعد کو مُنی باغ میں اُسکی لاش ملی۔ اسکے مرنیکی پولیس تحقیقات کر رہی ہو +

لاہور میں شراب سے محصول چونگی معاف ہوا میونسپلٹی کو پندرہ ہزار روپیہ کا گھاٹا ہوگا +

کسی حکیم نے ایک دوائی یہہ نکالی ہو کہ جسکو افیون کا نشہ ہو رہا ہو اُسکو ہینگ دیجائے تو وہ چنگا ہو جاتا ہو + اخبار عام۔

دیسی ریاستوں میں کوئی اخبار بغیر اجازت پولٹیکل ایجنٹ شایع نہ ہوگا +

ہائی کورٹ حیدر آباد کا خالی عہدہ ججی مسٹر یاسین کو دیا گیا +

سنہ ۱۸۹۰ء ممالک شمال مغرب میں پونے ۱۲ لاکھ پونڈ چاء پیدا ہوئی +

خیر آباد (سیتاپور) کے منشی نیاز احمد آنریری مجسٹریٹی سے خارج کئے گئے +

سرکاری خبریں

کپتان سی جے وینر صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی راولپنڈی کو ایک ماہ کی رخصت رعایتی اس تاریخ سے عطا کی گئی جس تاریخ کو لفٹنٹ ایچ۔ اے۔ ایم ٹالی صاحب پنجاب انفنٹری نمبر ۲۰ جو علاوہ اپنے فرائض کے بطور مجسٹریٹ چھاؤنی بھی کام کرتے ہیں۔ اُنہیں سبکدوش کریں +

لفٹنٹ جی سی بیٹن صاحب اسسٹنٹ کمشنر اٹک کو ایک ماہ ۱۷ یوم کی رخصت رعایتی ۵ اجولائی سے عطا ہوئی ہو +

ضرورت

ایک تجربہ کار ٹریونگ (سفری) کالپورٹیر کی ضلع شاہپور کے لئے ضرورت ہو۔ جو اپنی کارگذاری کے عمدہ سارٹیفکٹ رکھتا ہو۔ اُمیدوار اپنی درخواست بنام پادری ڈبلیو آئی ڈویس صاحب منیم پنڈ دادنخان کے نام بھیجے +

المشتہر (پادری) ڈبلیو آئی ڈویس

لودیانہ

آریہ سماج لودیانہ کی اندرونی اخلاقی حالت کی کمزوری اور اسکے کارکنوں اور ممبروں کی افسردہ دلی کے بارہ میں ایک اور تحریر ہمارے پاس پہنچی ہو جو بلحاظ راقم کی باوقعت پوزیشن کے ہرگز نامعتبر متصور نہیں ہو سکتی۔ اور جو باین وجہ کہ راقم نے اسکو انگریزی میں لکھکے بدرخواست اشاعت آریہ پتر کا لاہور میں بھیجا تھا۔ مگر ایڈیٹر اخبار مذکور نے اسکو شایع نہیں کیا۔ آخر مجبوری نورافشاں میں درج کرنے کے لئے بھیجدی مگر چونکہ سماج مذکور کی نسبت ہم ایک مرتبہ سے زیادہ لکھ چکے ہیں۔ اُنہیں باتوں کا اعادہ مکرر سہ کرر کرنا نہیں چاہتے۔ لہذا راقم تحریر اُسکے شایع کرنے میں ہمیں معذور رکھیں +

سُنا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مثیل مسیح کے بھائی صاحب جو گویا مثیل لال بیگ ہیں اور چند ہفتوں سے لودیانہ کے چوہڑوں کو تعلیم و تلقین کرتے تھے قریب دو سو روپیہ نقد یہاں سے نبا کے تشریف لے گئے۔ چوہڑوں نے اُنکو بڑے تزک و احتشام اور باجے گاجے کے ساتھ رخصت کیا۔ کمائی کا نسخہ آپکے ہاتھ بیشک بڑا عمدہ لگ گیا ہو: آجکل بہت لوگوں کا اعتقاد اشعار ذیل کے مطابق ہو:۔ **شعر**

روح جب تن سے کوچ کرتی ہو: جیتی رہتی ہو یا کہ مرتی ہو
عاقبت کی خبر کسے معلوم۔ وہ اب تو آرام سے گذرتی ہو

گرمی آج کل بشدت پڑتی ہو۔ بارش کے انتظار میں خلقت کی نظر عالم بالا کیطرف لگی ہوئی ہو: سُنتے ہیں کہ شہر میں ایک ماشکی نے سیویاں تیل اور شکر ڈالکر خوب اُوڑائیں مگر ہضم نہ کرسکا اور استفراغ کرکے کوچ کر گیا:۔ آج کل کھانے پینے میں بڑی احتیاط ضرور ہو: صفائی شہر کیطرف حُکّام کی بہت توجہ ہو +

ہم بڑی خوشی سے اس خبر کو لکھتے ہیں کہ رائے فیض طلب خان صاحب رئیس رائیکوٹ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات عطا ہوئے جسپر ہم رائے صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں +

بقیہ مولود مقدس

۸۲ ہیں آج کل بھی ایسے ہی گدہنی بیشمار بدعادتی کے پالتے ہیں جو سؤر ہزار
انجیل اُنکو لاکھ سُنا ؤ ہزار بار ؤ لیکن نجات بخش سے رہتے ہیں درکنار

بدتر ہیں خوک سے کہ سؤر پالتے ہیں وہ
اللہ کے مسیح کو یوں ٹالتے ہیں وہ۔

آگے بڑھا وہاں سے مسیحائے دادرس سردار تھا جو جائے عبادت کا جایرس
اک لڑکی اُس بچارے کے بیمار تھی بس اُسکے لئے وہ رکھتا تھا آرام کی ہوس۔

سجدہ کیا ادب سے خدا کے پسر کو آ
کی عرض اُس سے بہر خدا میرے گھر کو آ۔

۸۴ لڑکی ہو میری مرنے پر اب تو نہ دیر کر جلد اپنا دست فضل رساں اُسکے سر پہ دھر
ساتھ اُسکے تب تو شافی مطلق چلا ادھر پر راستہ میں اور پڑا معجزہ نظر ؤ

حضرت کے ساتھ بھیڑ تھی کثرت سے راہ میں
چنگا کیا مریض کو قدرت سے راہ میں

۸۵ عورت تھی ایک غم میں گرفتار سی تھی جو بارہ برس سے خون کی بیماری تھی جسے
عاجز تھی زندگی بھی بہت تھاری تھی جسے دنیا کے کل حکیموں سے لاچاری تھی جسے

اُسنے کہا کہ نقد شفا ہاتھ لاؤں گی
کپڑا مسیح کا میں اگر چھونے پاؤں گی

۸۶ اُس راہ میں کہ آمد عیسیٰ کی دھوم تھی گھر سے زن مریضہ بھی اپنے رواں ہوئی
پوشیدہ چشم غیر سے وہ بھیڑ میں گھسی۔ کپڑا جو ابن حق کا چھوا آچنگی ہوگئی ؤ

تب راز دان غیب وہیں درفشاں ہوا
مجھکو چھوا کسی نے کہ تجھپر عیاں ہوا

۸۷ تب آپ کو جواب یہہ شاگردوں نے دیا اُستاد تونے پوچھی تعجب کی بات کیا۔ ؤ
کتنا دبا ؤ چار طرف سے ہو بھیڑ کا ؤ پھر کیوں تو پوچھتا ہو کہ کسنے مجھے چھوا ؤ

تب حضرتِ مسیح نے دیکھا اِدھر اُدھر
جس نے چھوا آخر وہ ہوگا اِدھر اُدھر

آخر وہ عورت آئی وہیں کانپتی ہوئی۔ قدموں پہ اس جناب کے سایہ صفت گری
بولا مسیح اپنے ہی ایمان سے تو بچی۔ بیٹی سلامتی سے گھر اپنے تو جا ابھی۔

لازم ہو اب کہ ہم نہ ڈریں سب کے سامنے
اظہار نعمتوں کا کریں سب کے سامنے

پر ہند کے تو صاحب ادیان برملا ؤ ؤ خفیہ گرفتنی کے مرض میں ہیں مبتلا ؤ
ہندو محمدی ہوئے برہمو کہ آریا ؤ ؤ گو سب میں آفتاب صداقت سے پُرضیا

اصلاح اپنے دینوں کی کرتے ہیں رات دن
پر بائبل سے صاف مکرتے ہیں رات دن

اتنے میں جایرس کا وہاں آیا آدمی۔ بولا وہ جایرس سے کہ لڑکی گذر گئی۔
تکلیف اب نہ دیجئے اُستاد کو ذری تب اس سے یوں کلام لگا کرنے وہ نبی

ایمان لانا چاہئے گھبرا ذری نہیں ؤ
کہتا ہوں تجھسے سچ کہ وہ لڑکی مری نہیں

یوحنا پطرس اور وہ یعقوب جس کا نام تینوں کو ساتھ لے کے چلا شافع انام۔
اندر سے پہلے کر دیا سب باہر اژدہام ؤ پھر مُردہ لڑکی سے یہہ کیا آپنے کلام

(طالیتا قومی) یہہ میرا ارشاد ہو تو اُٹھ
یعنی کہ قید مرگ سے آزاد ہو تو اُٹھ ؤ

بعد اسکے ایک عید تھی اہل یہود کی آیا یروسلم میں جناب مسیح بھی ؤ ؤ
کہتا ہو جسکو بھیڑ کا دروازہ ہر کوئی حوض اُس جگہہ تھا پانی کی جسکے صفت یہہ تھی

جنبش کے ساتھ پانی میں اُترے اگر مریض
پائے مرض سے اپنے شفا پر نہ ہر مریض ؤ

اڑتیس سال سے تھا مریض ایک وہاں پڑا رحم آگیا مسیح کو اس پر تو یوں کہا ؤ ۹۳
پائے شفا مرض سے تو یہہ چاہتا ہو کیا ؤ بولا میں چاہتا ہوں یہی امر دائما ؤ

پر کون ہو گذرتے ہی اس حوض میں مجھے
جنبش کے ساتھ ڈالدے اس حوض میں مجھے

بولا مسیح اپنا کھٹولا اُٹھاکے جا یہہ حکم سنتے ہی وہ مریض اُٹھ کھڑا ہوا ۹۴
دیکھا یہود نے تو اُسے روک کر کہا یہہ کام یوم سبت کو کرنا نہیں روا

بولا کہا یہہ جس نے کہ آرام پاکے جا
اُس نے کہا کہ اپنا کھٹولا اُٹھاکے جا

پوچھا یہودیوں نے بتا اُس کا کیا ہو نام لیکن وہ جانتا ہی نہ تھا کیا کہے کلام
حضرت تو چلدئے تھے کہ بھاری تھا اژدہام ہیکل میں پھر وہ بارہ ملا شافع انام۔

بولا مسیح اُس سے نہ کرنا گناہ پھر۔
اُس سے بھی بد بلا میں نہ پھنس جانا آہ پھر

(باقی پھر)

بقیہ روئداد

نمبر ۲۰ - کاغذات نیلام ٹھیکہ زمین تکیہ خانہ بنام سپرد بمقابلہ ۱۶ روپیہ ماہوار بابت ۱۹۰۱ء **تجویز** ہوئی کہ سپرد سید غلام محمد صاحب کے ہو*

نمبر ۲۱ - رپورٹ سب کمیٹی صفائی بحوالہ رزولیوشن ۱۴ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۰ء نسبت انتظام پرنالہ ہائے ۔ **تجویز** ہوئی کہ آیندہ مرمت میں پیش ہو*

نمبر ۲۲ - رپورٹ تحصیلدار چونگی مصدقہ سب کمیٹی روشنی کہ ملازمان روشنی کو ایک ایک کمبل باران کوٹ ملے تاکہ برسات میں وہ پہنکر کام کریں - **تجویز** ہوئی کہ درخواست نامنظور ہے*

نمبر ۲۳ - اطلاعنامہ عدالت بمقدمہ غوث علی شاہ مدعی بنام میونسپل کمیٹی بدرخواست واپس دلائے جانے زمین عیدگاہ - **تجویز** ہوئی کہ بہت رائے پیروی کرے*

نمبر ۲۴ - روبکار جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس لودیانہ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۱ء مشعر اسکے کہ نمبہ ہائے جدید کمیٹی سے ملے - کیونکہ موجودہ نمبہ ناکارہ ہے **تجویز** ہوئی کہ قیمت نمبہ ہائے کی سکرٹری صاحب دریافت کرے*

نمبر ۲۵ - رپورٹ سب کمیٹی باغ دربارہ نیلام ٹھیکہ زمین متصل چاہ سرد بمقابلہ $\frac{۵}{۱۲}$ **تجویز** ہوئی کہ نیلام ٹھیکہ منظور ہے*

نمبر ۲۶ - امداد شفاخانہ زنانہ و مدرسہ تعلیم دائیگان **تجویز** ہوئی کہ سپرد سب کمیٹی شفاخانہ کے ہو*

نمبر ۲۷ - چٹھی ۳۲ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۱ء مع نمونہ رسالہ ہائے طب حیوانات بدیں درخواست پیش ہوئی کہ رسالہ مذکور استعمال سلوتریان ضلع کے لئے خرید کیجاوے - **تجویز** ہوئی کہ آیندہ جلسہ تک ملتوی رہے*

نمبر ۲۸ - چٹھی صاحب کمشنر بہادر لودیانہ ۵۳۹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء مع نقل تحریر صاحب انسپکٹر حلقہ جالندھر کہ مسماۃ جنت کو کمیٹی ۵ روپیہ ماہوار ماسٹر مقرر نہیں کرنے چاہتی البتہ بمشاہرہ ۳ روپیہ ماہوار بطور اسسٹنٹ معلم کے مقرر ہوسکتی ہے - **تجویز** ہوئی کہ آیندہ جلسہ تک ملتوی رہے*

نمبر ۲۹ - چٹھی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ ۴۲۳ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۱ء معہ نقل خط وکتابت صاحب انسپکٹر حلقہ جالندھر بہ سفارش امداد بورڈنگ سکول عیسائیاں لودیانہ بہ تعدادی ۵ روپیہ ماہوار - و بورڈنگ ہوس بہ تعدادی ۵ روپیہ ماہوار - **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک ملتوی رہے*

نمبر ۳۰ - چٹھی صاحب ہیڈ ماسٹر ۹۶ مورخہ ۲ اپریل ۱۹۰۱ء بدیں مضمون کہ بورڈنگ ہوس کی آمدنی کمیٹی کو ملنا چاہیے اور خرچ کمیٹی کو دینا چاہیے کیونکہ بورڈنگ ہوس بھی مدرسہ کا جزو ہے اور صاحب انسپکٹر کی بھی یہی خواہش ہے - **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک ملتوی رہے*

نمبر ۳۱ - چٹھی صاحب ہیڈ ماسٹر ۹۰ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۰۱ء بدیں مضمون کہ بورڈنگ ہوس کی فیس بہت زیادہ ہے - اکثر اضلاع میں ۸ روپیہ ماہوار ہے - اور یہاں ۱۲ روپیہ - اس صورت میں طالب علم اگر بورڈنگ ہوس میں نہیں رہ سکتے لہذا اگر ۸ روپیہ ماہوار مقرر کئے جاویں عین مناسب ہیں - **تجویز** ہوئی کہ آیندہ جلسہ تک ملتوی رہے*

نمبر ۳۲ - چٹھی صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول لودیانہ ۱۱۸ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۱ء دربارہ اسکے کہ بجائے دو پنکھہ قلیوں کے تین پنکھہ قلی منظور فرمائے جاویں - **تجویز** ہوئی کہ آیندہ جلسہ تک ملتوی رہے*

نمبر ۳۳ - کاغذات تعمیر شاخ شفاخانہ **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک ملتوی رہے*

نمبر ۳۴ - درخواست جسونت رائے برائے وظیفہ ایف اے - **تجویز** ہوئی کہ وظیفہ خالی ہو دیا جاوے*

نمبر ۳۵ - درخواست لاجپت رائے وظیفہ ایف - اے - **تجویز** ہوئی کہ وظیفہ خالی ہو دیا جاوے*

ہم اپنی لوکل میونسپل کمیٹی کے معزز سکرٹری صاحب کی توجہ بھی اس امر کی جانب منعطف کرانا چاہتے کہ روئداد کمیٹی کا محرر نہایت بدخط ہے - اور تجویزات و احکامات مندرجہ روئداد کے پڑھنے میں کاتب اخبار کو بڑی دقت اٹھانی پڑتی ہے - اگر صاف لکھنے والا کوئی محرر کمیٹی کو دستیاب نہیں ہوسکتا تو بہتر ہے کہ موجودہ محرر کو ہی تاکید ہو جائے کہ روئداد صاف لکھا کرے - تاکہ اخبار میں صحیح روئداد قلمبند ہوا کرے*　　ایڈیٹر

نامہ نگار صاحبان کو اطلاع

ہمارے پاس اکثر نامہ نگار صاحبان کی مراسلتیں بغرض اندراج نور افشاں پہنچی ہیں جنہیں ہم بہ مشکوری تمام بیشی کے پاکٹ میں رکھتے اور کسی مراسلت کو ضایع نہیں کرتے - البتہ نمبروار درج کرتے ہیں - درینصورت جو کچھ تاخیر ظہور میں آتی ہے اڈیٹر کی غفلت پر محمول نہ فرمائیں - البتہ جو مراسلت سرسری ہو یا جسمیں سخت الفاظ کسی قوم و مذہب یا کسی خاص شخص کی نسبت ہوں اسکے شایع کرنے میں ہمیں معذور سمجھیں*　　ایڈیٹر

ضرورت

اجمیر مشن ڈسپنسری کے لئے ایک نیٹو ڈاکٹر کی جو ہسپتال اسسٹنٹ کی سند پایا ہو - ضرورت ہے - درخواست کنندہ ڈاکٹر ولیم کلارک صاحب میڈیکل مشنری اجمیر کے ساتھ خط وکتابت کرے*

المشتہر ڈاکٹر ولیم کلارک صاحب

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا